منزل مری شہادت

اُمِ حماد

www.sirat-e-mustaqeem.com

نام کتاب: منزل مری شہادت

اشاعت: اول۔۲۰۰۳ء

ناشر: داالالاندلس (چوبرجی) لیک روڈ لاہور

قیمت:

مطبع:

مندرجات

۱- شاعرۂ جہاد-امِ حماد ۵

www.sirat-e-mustaqeem.com

۲-	یہ دین نبی کے رکھوالے	۹
۳-	یاں شوق شہادت ہے	۱۱
۴-	داستانِ لہو	۱۳
۵-	فدائیان سرفروش	۱۶
۶-	خوشیاں بھی جدا اور غم بھی جدا	۱۹
۷-	اس تخت کی مدت کتنی ہے؟	۲۱
۸-	یہ زخم زخم قافلے	۲۳
۹-	خون پوش وادیاں	۲۵
۱۰-	کارگل کے برسر پیکار مجاہد	۲۶
۱۱-	دعوت حق جن کا جرم ٹھہرا	۲۹
۱۲-	صدا کر گیا اسامہ	۳۱
۱۳-	نہا نہا کے خون سے جو لکھ گئے ہیں داستاں	۳۷
۱۴-	بدلیں گے ہم جہاد کی برکت سے یہ نظام	۳۸
۱۵-	ہے جہاد حکم ربی اس کام پر ہے ناز	۴۴
۱۶-	شہدائے قلعہ جنگی	۴۶
۱۷-	نوچے ہوئے پرندوں کے پر بولتے رہے	۴۸
۱۸-	امیر جماعۃ الدعوۃ حافظ سعید کی رہائی	۵۰
۱۹-	امیر المجاہدین کی اسیری پر	۵۳
۲۰-	اب روک کر دکھا دو یہ خون کا سفر ہے	۵۵
۲۱-	اے باب ہند مبارک ہو تجھے آمد لشکر طیبہ کی	۵۷
۲۲-	واپس نہ جاؤں گا	۵۹

www.sirat-e-mustaqeem.com

شاعرۂ جہاد۔ امِ حماد

عزیزۂ محترمہ ام حماد سلمہا اللہ تعالیٰ کوئی بیس پچیس سال سے میدان شعر میں دادِ سخن دے رہی ہیں۔ وہ مجھے اس لحاظ سے بہت عزیز ہیں کہ وہ میرے شعری مسلک میں سخنوری کا فریضہ انجام دے رہی ہیں۔ میں مجاہدین اسلام کا قصیدہ گو ہوں اور وہ بھی غازیانِ دوراں کے لئے خنسائے عہد ہیں۔ ان کے قلم میں سوائے جذبات جہاد اور غیرت اسلام کی دوسری کوئی طرز سخن نہیں ملتی۔ جہادی نظمیں وہ دل کی گہرائیوں اور فکر کی پہنائیوں سے زیر قلم لاتی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ان کے کلام میں سوز و ساز اور لہجے میں گداز ہوتا ہے۔

جہاد افغانستان کے بعد ان کے قلم کا رخ خود بخود جہاد کشمیر کی طرف پھر گیا۔ ملت کشمیر کی مفلوک الحالی' بھارتی افواج کے عوام پر ظلم و ستم' وادی کے مسلمانوں پر قتل و غارت کے سلسلے' مکانوں میں آتش زنی' عورتوں کا اغوا' بچوں بوڑھوں پر تشدد اور جوانوں کی ناحق گرفتاریاں اور قتل عام' یہ سب کچھ ایک شاعر یا شاعرہ کو تڑپا دینے والا سانحہ ہوتا ہے۔ ام حماد کی نظمیں ایسے ہی دردانگیز سانحات کے تناظر میں وجود پذیر ہوتی ہیں۔ وہ اپنے شعروں کے ذریعے نہ صرف اسلامی ممالک کو مظلوم خطۂ کشمیر کی دادرسی کے لئے پکارتی ہیں بلکہ اقوام عالم کو بھی اس ستم ناکی کی طرف متوجہ کرتی بلکہ جھنجھوڑتی ہیں۔

مجاہدین جو بھارتی فوجوں سے نبرد آزما ہوتے ہیں ان کی دلجوئی اور جوش آفرینی کے لئے ام حماد کی نظمیں تیر و نشتر کا کام کرتی ہیں۔ ان کے کلام کے بہت سے مجموعے اشاعت پذیر ہو چکے ہیں جن کی بیشتر نظمیں رجز خوانوں کی زبان پر ہوتی ہیں اور بہت سی ان کے ترانوں کی صورت میں فضاؤں میں گونجتی سنائی دیتی ہیں۔ جہاد جاری تھا تو رجز گوئی جاری تھی۔ اب جبکہ ملکی معاملات میں تغیر و تبدل رونما ہو چکا۔ جہادی تنظیمیں زیر عتاب ہیں اور ظلم یہ کہ جہاد آزادی کے ڈانڈے زبردستی دہشت گردی سے ملا دیئے گئے ہیں۔

تاہم ام حماد کا قلم اپنی قلبی تپش کو دبا نہیں سکتا تو پکار اٹھتا ہے۔

اپنوں کی لاشوں کے ڈھیروں پر تخت سجایا جو تم نے

www.sirat-e-mustaqeem.com

اور خون کے بہتے دریا میں اک جشن منایا جو تم نے
وہ جشن چلے گا کتنے دن، اس تخت کی مدت کتنی ہے؟
غیرت کی قیمت پر سن لو جو تاج خریدا جاتا ہے
تاریخ کے صفحے پوچھتے ہیں اس تاج کی مہلت کتنی ہے؟

وہ صرف کشمیر ہی کی نہیں ان مسلمان ملکوں کی جنگ آزادی کے متوالوں کا تذکرہ کرنا بھی نہیں بھولتیں۔ چیچنیا، اور فلسطین میں تین فدائی لڑکیاں قربانی دے گئیں تو ام حماد کا قلم چیخ اٹھا۔

فدائی تین لڑکیاں جنہوں نے اسرائیل میں
جنہوں نے چیچنیا میں
فدائی مشن ادا کیا
شہید ہو کے تینوں جاوداں ہوئیں
وہ خلد کو رواں ہوئیں
وہ بلبلان خلد ہیں!

بنیاد پرستی کا طعنہ یورپ سے آتا ہے تو ام حماد اس سے آزردہ خاطر نہیں ہوتیں بلکہ وہ مردانہ وار پکار اٹھتی ہیں۔

ہم فنڈا منٹلسٹ ہیں اس نام پر ہے ناز
دشنام ہے اگر یہ تو دشنام پر ہے ناز
بنیاد ہے ہماری تو فطرت کے دین پر
نعمت ہے، دین کامل اسلام پر ہے ناز

افغانستان کی غارت گری پر ان کے قلم میں جوش پیدا ہوتا ہے تو قلم کے شرارے استعارے بن کر طلوع ہوتے ہیں۔

پیغام حق بغیر خطر بولتے رہے — جسموں سے کٹ رہے تھے جو سر بولتے رہے
ہم نے قفس میں جینا گوارا نہیں کیا — نوچے ہوئے پرندوں کے پر بولتے رہے
اے موت کے سفیرو بتاؤ ہمارا جرم — ملبے کے ڈھیر اُجڑے نگر بولتے رہے

وہ اپنے شاعرۂ جہاد ہونے کا برملا اظہار کرتی ہیں۔

جہاد کی ہوں شاعرہ، مرا بیاں لہو لہو
مری نوا لہو لہو، یہ داستاں لہو لہو
افق کے پار ڈوبتا لہو لہو ہے چاند بھی
شفق سے پھوٹتی کرن کی سرخیاں لہو لہو

www.sirat-e-mustaqeem.com

زمین کاشمیر آج غاصبوں کی زد میں ہے
یہ خلد ارض آج ہے دھواں دھواں لہو لہو
وہ دختران گلبدن کے تار تار پیرہن
تڑپ رہا ہے کلمہ گو کہاں کہاں لہو لہو

ام حماد کی کسی کتاب کو اٹھا کر دیکھیے۔ ورق پلٹیے تو آپ کو کشمیر، فلسطین، بوسنیا، کسووا، افغانستان غرض ہر مسلم ملک جو غاصبوں سے جنگ آزادی میں خون اور آگ کے دریا سے گزر رہا ہے اس کا ایک نہ ایک نوحہ یا مرثیہ دیکھنے کو ملے گا اور مجاہدین کی سرفروشی پر تحسین وداد کی تحریریں سامنے آئیں گی۔

لشکر طیبہ کے بے شمار غازی میدان جہاد میں شہادت سے فیض یاب ہوئے تو ام حماد نے پورے ملک کا دورہ کر کے شہدائے کشمیر کی ماؤں کی آراء کو مرتب کیا۔ وہ خود بھی دو شہیدوں کی ماں ہونے کا اعزاز رکھتی ہیں لہٰذا انہوں نے ایک کتاب ''ہم مائیں لشکر طیبہ کی'' مرتب کر کے شائع کروائی جس میں معرکہ آرا واقعات اور شہداء کی ماؤں کی جرأت اور جذبہ معلوم کر کے آدمی آنسو بہائے بغیر نہیں رہتا۔ اس کے علاوہ وہ ایک ماہنامہ جریدہ ''ظبیات'' کی مدیرہ ہیں جو خواتین کا نہایت وقیع پرچہ ہے۔

ام حماد کی دینی سرگرمیاں جماعت الدعوہ کے خواتین ونگ کی سربراہ ہونے کے ناتے بے شمار ہیں۔ حیرت ہے کہ اتنی ذمہ داریوں میں وہ اتنے شعر کیسے کہہ لیتی ہیں؟

میں اور قارئین کرام دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کے فکر ونظر اور ذوق شعر میں پاک بینی اور بلند خیالی جیسی حسنات کو قائم رکھے اور ان کے دینی جذبے میں توانائی عطا فرمائے نیز ان کی دینی خدمات کو قبولیت سے نوازے۔ آمین!!

علیم ناصری

۱۰/ جنوری ۲۰۰۳ء

www.sirat-e-mustaqeem.com

یہ دین نبیؐ کے رکھوالے

ڈرتے نہیں لاٹھی گولی سے یہ دین نبیؐ کے رکھوالے
دیوار بنا کر سپنوں کی آئیں گے یہ حق کے متوالے

بارود کی بارش خون کے دریا، لاشے اور جنازے کیا
پیغام شہادت لاتے ہیں، سندیسے یہ جنت والے

یہ ہر باطل سے لڑ جائیں یہ ہنس کر سولی چڑھ جائیں
لکھے ہیں انکے مقدر میں زنجیر، سلاسل اور تالے

کشمیر سے لے کر کوسو وا کابل تک پھیلی قبروں میں
وہ کس کے لہو کی خوشبو ہے وہ کس کے جگر کے ہیں چھالے

شیطان کے چیلے لیس ہیں لیکن ششدر اور ہراساں ہیں
آتے ہیں کفن سر پر باندھے غازی خالی ہاتھوں والے

تیور ان کے بتلاتے ہیں چھا جائیں گے ساری دنیا پر
یہ کن کی غیرت کے پر تو، یہ کن ماؤں کے ہیں پالے

وہ بھی تو کسی کے بیٹے تھے جو میرے نبیؐ کے پیارے تھے
حمزہ و علی، عثمان و عمر جو دین کی بھینٹ چڑھا ڈالے

www.sirat-e-mustaqeem.com

حق کا سورج خوں کے قلزم میں ڈوب کے ابھرا کرتا ہے
شعلوں میں بھی تکبیر کے ہم نعرے ہیں بپا کرنے والے

قرآن نے یہ فرمایا ہے، تم کافر کے مت ولی بنو
شیطان نے تیری آنکھوں پر کیوں تان دیئے ہیں یہ جالے

یاں شوق شہادت ہے

امریکی و جرمن کیا، صہیونی، فرنگی سب
رحمٰن کے منکر ہیں، شیطان کے چیلے ہیں

یہ حق و صداقت کی آواز کو کیا سمجھیں
الحاد کے جنگل میں گمراہ اکیلے ہیں

یہ عقل سے عاری ہیں مردوں کے پجاری ہیں

www.sirat-e-mustaqeem.com

اجڑی ہوئی قبروں پر انسانوں کے ریلے ہیں

انصاف کا خوں دیکھو میں ان سے اماں مانگوں
ہولی میرے بچوں کے جو خون سے کھیلے ہیں

ٹوٹے جو صنم خانے تو چیخ اٹھے شیطان
اور خوں کے سمندر میں انسان دھکیلے ہیں

ہم راہی شہادت کے کیا ہم کو ڈراتے ہو
ہم نے تو سدا ہی دکھ طاغوت سے جھیلے ہیں

بن جائے گی یہ دنیا اک پاک وطن ساری
جو لشکر طیبہ کے چڑھتے ہوئے ریلے ہیں

ہم آج کے نمرودوں فرعونوں سے نمٹیں گے
یاں شوق شہادت ہے واں فوج کے میلے ہیں

زینت ہے زمینوں کی یہ خون شہیدوں کا
شاہد افغانوں کے جنگل اور بیلے ہیں

www.sirat-e-mustaqeem.com

داستان لہولہو

جہاد کی ہوں شاعرہ مرا بیاں لہو لہو
مری نوا لہو لہو، یہ داستاں لہو لہو

افق کے پار ڈوبتا لہو لہو ہے چاند بھی
شفق سے پھوٹتی کرن کی سرخیاں لہو لہو

یہ میری بہنیں بھائی، باپ اور ماں لہو لہو
وہ تیری میری پاکباز بیٹیاں لہو لہو

نہ اشک تیری آنکھ میں نہ دل میں درد کی رمق
وہ برگ و بار اور پھول تتلیاں لہو لہو

چمن کو چھوڑ کر چلے ہیں طائران خوشنوا
لو آ بسی ہے گلستاں میں پھر خزاں لہو لہو

پہن کے خون کا کفن چلا ہے حق کی دید کو

www.sirat-e-mustaqeem.com

ملی مرے شہید کو رہ جناں لہو لہو

نمازیوں کے خون میں نہا رہی ہیں مسجدیں
ورق کلام پاک کے یہاں وہاں لہو لہو

زمین کاشمیر آج غاصبوں کی زد میں ہے
یہ خلد ارض آج ہے دھواں دھواں لہو لہو

یہ قرض انتقام ان کا کون اب چکائے گا
کسووا' ہند و قدس کی ہیں وادیاں لہو لہو

میرے چمن نے اوڑھ لی ہے خون رنگ خامشی
شب گراں ہے اور ایک باغباں لہو لہو

وہ دختران گل بدن کے تار تار پیرہن
تڑپ رہا ہے کلمہ گو کہاں کہاں لہو لہو

یہی ہے اوج بندگی یہی وقار زندگی
یہ زخم زخم قافلے یہ کارواں لہو لہو

جگا رہی ہیں سونے والی قوم کے ضمیر کو
یہ راستوں پہ آنچلوں کی دھجیاں لہو لہو

www.sirat-e-mustaqeem.com

فدائیان سرفروش

کیا پرجلال لہجہ، کیا باکمال بانکا
اک دھوپ چھاؤں دھرتی تیور تھا آسماں کا

کہسار پر تھے شاہیں کتنے اداس بیٹھے
ام القری و اقصی نے تھا جب ان کو جھانکا

رونق تھا انجمن کی سرتا بہ پا بہاراں
نزدیک آ نہ پایا موسم کبھی خزاں کا

کیا اس کی تربیت تھی، کیا اس کی عسکریت
اعزاز اُس نے بخشا لشکر کو کامراں کا

دودھ اس نے کیا چھٹی کا دلوایا یاد ان کو
نقشہ دکھا دیا ہے ٹیپو کی داستاں کا

شیطان ہنود کیسے ڈر ڈر کے دیکھتے ہیں
میت شہید کی ہے، ہے رعب کشتہ جاں کا

جھپٹا تھا جب عدو پر شاہین حق فدائی
بے ہوش کن تھا منظر اس کار ناگہاں کا

www.sirat-e-mustaqeem.com

بو صخر و بو عمر اک بو فہد و بو خبیب اک
تھا قیمتی اثاثہ اک اک جوان بانکا

جرأت، شجاعت ان کی، غیرت بسالت ان کی
ہے اک عظیم ورثہ ان کی عظیم جاں کا

حیرت سے تک رہے ہیں غمناک اداس چہرے
بچے یتیم ہیں یہ، والی ہے کون اماں کا

شہداء کے لخت دل یہ حیرت سے پوچھتے ہیں
کیا ہوگا عید پر پھر گھر آنا ابو جاں کا

معصومیت یہ ان کی مشکل سنبھالنا ہے
دل سے نکلنے والی ہر آہ کا فغاں کا

یارب حفاظت ان کی فرمانے والا تو ہے
ہے کار ساز تو ہی ہر ننھی منی جاں کا

www.sirat-e-mustaqeem.com

خوشیاں بھی جدا اور غم بھی جدا

خوشیاں بھی جدا اپنی ہیں غم بھی جدا اپنے
سب راہ جنوں میں ہیں موسم بھی جدا اپنے

اے راہ شہادت کے متوالو نہیں رکنا
گھاؤ بھی جدا اپنے مرہم بھی جدا اپنے

نوٹوں کی سیاست سے ووٹوں کی تجارت سے
نعرے بھی جدا اپنے پرچم بھی جدا اپنے

دنیا کی تجارت میں بڑھتے ہوئے لوگوں سے
رستے بھی جدا اپنے مقدم بھی جدا اپنے

جنت کے خریدارو ایماں کے ترازو میں
دینار جدا اپنے درہم بھی جدا اپنے

اک جام شہادت پر دیدار الٰہی ہے
کوثر بھی جدا اپنے زم زم بھی جدا اپنے

اللہ نے جدا رکھی ہے شان مجاہد کی
آفاق جدا اپنے عالم بھی جدا اپنے

www.sirat-e-mustaqeem.com

اس تخت کی مدت کتنی ہے؟

اپنوں کی لاشوں کے ڈھیروں پر تخت سجایا جو تم نے
اور خون کے بہتے دریا میں اک جشن منایا جو تم نے
وہ جشن چلے گا کتنے دن اس تخت کی مدت کتنی ہے؟
غیرت کی قیمت پر سن لو جو تاج خریدا جاتا ہے
تاریخ کے صفحے پوچھتے ہیں اس تاج کی مہلت کتنی ہے
ملت کی قبا ٹکڑے ٹکڑے اور لاش پڑی بے گور و کفن
زخموں سے دلوں میں درد اٹھا اس درد کی شدت کتنی ہے
اسلام کے شاہو بتلاؤ جہاں مسلم بیٹیاں بکتی ہیں
جو تم نے بنائے ان نیلام گھروں کی قیمت کتنی ہے
یہ رات اندھیری خاک بسر چشم گریاں زنجیر بکف
یہ پوچھ رہے ہیں آبلہ پا اب اور مسافت کتنی ہے
یہ مسلم سب ہی غازی ہیں اور اللہ راضی ہے سب سے
ایماں کی حالت کیسی ہے ایمان کی شہرت کتنی ہے
جو سر کو جھکائے صف آراء مرنے کو ہیں تیار کھڑے
کوئی ہاتھ پکڑ کر قاتل کا دیکھے تو جرأت کتنی ہے؟

www.sirat-e-mustaqeem.com

ہیں غم کے ستونوں پر قائم خوشیوں کی عارضی دیواریں
اپنے انجام سے بے پروا غافل یہ ملت کتنی ہے؟
کابل، کشمیر، فلسطین اور چیچن سے برما تک لڑتے
چند اللہ والوں کی دہشت گردوں پر دہشت کتنی ہے
جب ہاتھ اٹھے گا بیٹی پر تو کس سے پوچھنے جاؤ گے
اس کی عصمت کو بچانے کی خود مجھے اجازت کتنی ہے؟
ایماں کی حرارت سے خالی یہ دعوے کام نہ آئیں گے
کچھ تول کے بازو دیکھ اپنے ہاتھوں میں قوت کتنی ہے؟

www.sirat-e-mustaqeem.com

یہ زخم زخم قافلے

یہ زخم زخم قافلے یہ اشک بار راستے
نہ دیکھ انکی بے کسی، نہ پوچھ میری بے بسی

یہ درد سے بھرے دلوں کے ساتھ اٹھ کے چل دیے
ملامتوں کے سلسلے جفا وجور بے رخی

یہ میری سرزمین پر ہیں دین کی یہ عزتیں
ہے شہر میں وفاؤں کے غموں کی دھول اڑ رہی

زبان میری بند ہے اذاں پہ قدغنیں بھی ہیں
یہ دیکھنے میں ہے مگر ہر ایک چیز عام سی

وہ مسجدوں کی رونقیں کہاں گئیں وہ کیا ہوئیں
کتاب حق کی آبرو جو اپنے گھر میں ہی لٹی

وہ کون تھے؟ کہاں سے چل کے آئے تھے نہ پوچھیے
خزاں کی رت تو ہر جگہ انہیں کی منتظر رہی

ہے حق پرستوں کے لیے یہ قید و بند لازمی
چلے جو تھام کر علم تو موت ان پہ مرمٹی

www.sirat-e-mustaqeem.com

خون پوش وادیاں

وہ خون پوش وادیوں میں پھیلتے لہو کے رنگ
ہیں ظلمتوں کے کارواں کے راستوں کی روشنی
جو دن دھاڑے لٹ کے منہ چھپا کے زار روئی تھی
معززین شہر وہ نمود و نام کس کی تھی
وہ پھول سے بدن جو کفر پر قیامتیں بنے
وفا کی ہم قدم جنہوں نے جان دیں پہ واردی
فدائی تین لڑکیاں
جنہوں نے اسرائیل میں
جنہوں نے چیچنیا میں
فدائی مشن ادا کیا
شہید ہو کے تینوں جاوداں ہوئیں
وہ خلد کو رواں ہوئیں
وہ بلبلان خلد ہیں۔۔۔۔!

www.sirat-e-mustaqeem.com

کارگل کے برسرپیکار مجاھد

ٹینکوں کی گڑگڑاہٹ گولوں کی سنسناہٹ
سنتے ہو سرفروشو یہ منزلوں کی آہٹ
یہ کارگل کی چوٹی، دراس کی بلندی
لشکر کی جرأتوں کا مینار ہوشمندی
لالوں کے دل اچکتی بازوں کی پھڑپھڑاہٹ
سنتے ہو سرفروشو یہ منزلوں کی آہٹ
آگے قدم بڑھاؤ دشمن کو ڈالو گھیرا
لو رات ڈھل رہی ہے اب آئے گا سویرا
پھیلی مرے شہیدوں کے خوں کی جگمگاہٹ
سنتے ہو سرفروشو یہ منزلوں کی آہٹ
اللہ کے راستے میں مرنے کی آرزو دو
پیغام جاں نثاری بڑھ چڑھ کے کو بہ کو دو
درکار ہے لہو کو جذبوں کی جھلملاہٹ
سنتے ہو سرفروشو یہ منزلوں کی آہٹ
اے بدر کے جوانو! اے دین کے جیالو
اے زخم کھانے والو اے غم اٹھانے والو
''فتحٌ قریب'' کی بھی تم سن لو گنگناہٹ
سنتے ہو سرفروشو یہ منزلوں کی آہٹ
وہ غازیوں کے ڈر سے اب کپکپا رہے ہیں
سو کے برابر اک اک غازی کو پا رہے ہیں

www.sirat-e-mustaqeem.com

اب خاک میں ملی ہے کافر کی چودھراہٹ
سنتے ہو سرفروشو یہ منزلوں کی آہٹ
غزوات مصطفیٰ ؐ کی دکھلا دو شان پھر سے
خاموش کر دو ہندی سینا کی بھنبھناہٹ
سنتے ہو سرفروشو یہ منزلوں کی آہٹ
تم کو سلام کہتی ہے افلاس کی شجاعت
ملنے کو تم سے مضطرب ہے محبوبہء شہادت
یہ دم بخود ہوا کی سیاچن پہ سرسراہٹ
پھیلی جہاں ہیں ہر سو ان غاصبوں کی لاشیں
وجپائی ٹھا کرے بھی دامن میں اپنے جھانکیں
واں دیدنی ہے بزدل گیدڑ کی بوکھلاہٹ
سنتے ہو سرفروشو یہ منزلوں کی آہٹ

www.sirat-e-mustaqeem.com

دعوت حق جن کا جرم ٹھہرا

(ماں کے جذبے حافظ جواد احمد شہید کے لئے)

ہر اک حسین شے کو پالینے کی تڑپ تھی
بچوں سے پیار کرتا پھولوں سے کھیلتا تھا

شیدا تھا کہکشاں کا' کرنوں سے کھیلتا تھا
خوشبو کا ہم سفر تھا' تاروں سے کھیلتا تھا

جب وہ قدم اٹھاتا دوش ہوا پہ رکھتا
ہر آن مسکراتا خوابوں سے کھیلتا تھا

جیتے نہیں زیادہ اتنے ذہین بچے
ڈرتی تھی میں ہمیشہ خطروں سے کھیلتا تھا

کچھ فخر مجھ کو اس پر کچھ ناز بھی نہیں ہے
کم عمر میرا غازی شیروں سے کھیلتا تھا

جوش و خروش اسکو بخشا جنید نے بھی
گھنٹوں خموش رہتا سوچوں سے کھیلتا تھا

www.sirat-e-mustaqeem.com

آیا قرار اس کو پی کر مئے شہادت
شیطاں کے جنگجوؤں، چیلوں سے کھیلتا تھا

ابھرا مرا تخیل ڈوبا لہو میں پایا
وہ رب ذوالکرم کے جلووں سے کھیلتا تھا

اب کھیلتا ہے احمد جنت کے ساتھیوں سے
پہلے جو اس جہاں کے باغوں سے کھیلتا تھا

www.sirat-e-mustaqeem.com

صدا کر گیا اسامہ

ایک نظم کے جواب میں جس کا عنوان تھا ''تجھے کیا ملا اسامہ''

پوچھا ہے تم نے بیٹی تجھے کیا ملا اسامہ
اس راستے پہ چل کر تیرے ہاتھ کچھ نہ آیا

یہ راستہ ''کٹھن'' ہے سچ ہے کہ منفرد ہے
رستہ جہاد کا یہ قربانیوں کی حد ہے

بچ نکلا آندھیوں سے شاید تو مل سکے گا
لیکن یہ وقت تم کو جلدی بتا ہی دے گا

شاہی محل وہ غازی کیوں یونہی چھوڑ آیا؟
خطروں میں جان ڈالی غاروں میں گھر بنایا

وہ اس لیے کہ ملت شاید جگا سکے گا
طوفان کی شدتوں سے شاید بچا سکے گا

بیت القدس جلا تو روتی رہی یہ ملت
ڈھائی گئیں مساجد سوتی رہی یہ ملت

www.sirat-e-mustaqeem.com

بوسینیا کسووا میں لُٹ گئے دوپٹے
معصوم پاک تیری ماؤں کے خواہروں کے

گجرات و کاشمر میں محشر کے ظلم ٹوٹے
لاکھوں مسلماں بے گھر، بے در ہیں ننگے بھوکے

کیا وہ سبھی اسی کے معتوب ہیں وہ سارے
امریکیوں کو اب جو مطلوب ہیں وہ سارے

ڈیانا مدر ٹریسا کی مثل ہی ملی تھی
بوجہل و بولہب کی ہیں بیٹیاں تو اچھی

امت کی مائیں تم کو آئیں نہ یاد بولو
کیسے بھلائی جائیں وہ پاک زاد بولو

ہاں گر تمہیں گلہ ہے ریسرچ کے ادارے
بہبود کے یہ سنٹر اس نے نہیں بنائے

اور سائنسی ترقی کے راز بھی نہ پائے
اقبال اور جینا کے ڈھب نہیں دکھائے

عبدالقدیر کا اب کیا حال ہے بتاؤ
محمود کی ہی کوئی مجھ کو خبر سناؤ

www.sirat-e-mustaqeem.com

سائنس داں بچارے قید عظیم میں ہیں
پکڑے ہوئے وہ محسن جرم عظیم میں ہیں

ہاں تم کو خون ناحق کے غم نے ہے رلایا
بے شک یہ درد مندوں پر سخت وقت آیا

شکوہ ہے ٹھیک یہ بھی اپنوں نے مارے اپنے
مقتول اور قاتل سارے ہمارے اپنے

مظلوم اور ظالم پہنچاننا ہے مشکل
سچ اور جھوٹ کو بھی گو جاننا ہے مشکل

تاریخ کو پڑھو تو یہ جان لو گی بیٹی
مجرم کا اصل چہرہ پہچان لو گی بیٹی

تم کو کسی نے شاید اب تک نہیں بتایا
مسلم کسی نے سنٹر ٹاور نہیں گرایا

لیکن تمہارے بش کو یہ مل گیا بہانہ
مقصد ہے اصل اس کا اسلام کو مٹانا

مدنی صحابیوں میں خفیہ رہے منافق
طاغوت کے وہ مہرے تھے کفر کے موافق

ابن ابی و جعفر، صادق جو بے وفا تھے

www.sirat-e-mustaqeem.com

تاریخِ دینِ حق کے وہ داغِ بدنما تھے

دیں سازشوں میں طاقت کھوتا رہا ہمیشہ
مومن کا امتحاں بھی ہوتا رہا ہمیشہ

عہد وفا کو پورا کرنے کے سلسلے میں
اک مرد حق ہمیشہ اترا مقابلے میں

سچ ہے کہ یہ جہادی رستہ بہت کٹھن ہے
اس کے مسافروں کی پختہ مگر لگن ہے

بدر و اُحد سے نکلے مر مر کے جینے والے
جام شہادت ابدی ہنس ہنس کے پینے والے

جاں بیچ کر جو جنت کا کر گئے ہیں سودا
نام ان کا ہے معوذ یا ہے کوئی اسامہ

سمجھو حقیقتوں کو اور غور کرکے دیکھو
اللہ کے نبیؐ کے غزوات پڑھ کے دیکھو

ہوتے نہ معرکے تو ملت جواں نہ ہوتی
مسجد نظر نہ آتی، بانگ اذاں نہ ہوتی

بحر عرب سے لے کر افغان زمیں تک ہے

www.sirat-e-mustaqeem.com

ورلڈ آرڈر کی ہر سو پھیلی ہوئی جھلک ہے

ڈالے ہوئے حرم کو طاغوت نے ہیں گھیرے
ارض نبیؐ پہ پھر ہیں صہیونیت کے ڈیرے

بیدار ہو مسلمان اعلان کر گیا ہے
امریکہ کو اسامہ حیران کر گیا ہے

کروسیڈ کا جو نعرہ بش کے لبوں پر آیا
عزم فساد اپنا ظالم نے ہے بتایا

www.sirat-e-mustaqeem.com

نہا نہا کے خون سے جو لکھ گئے ہیں داستاں

نہا نہا کے خون سے جو لکھ گئے ہیں داستاں
ہیں سوئے خاک ہند میں وہ میرے خوبرو جواں

خدا کی راہ میں جو قتل ہوگئے مرے نہیں
زبانِ وحی سے ملی انہیں حیاتِ جاوداں

شہادتوں کی کھوج میں کفن بدوش چل پڑے
وہ بے مثال راستے وہ بے دریغ امتحاں

وہ حق پرست لوگ تھے جو پیش کرکے اپنا خوں
صنم کدوں کے دیس میں سنا گئے تمہیں اذاں

وہ کاروان بے خطر سعادتوں کی راہ پر
ابوانسؒ بوفہد اور ابوسعیدؒ ابوسناں

کہاں تلک رہے گا ملک وہ زمین غیر کی
ہے جس کی سرزمیں میں خون مومنین کارواں

www.sirat-e-mustaqeem.com

بدلیں گے ہم جہاد کی برکت سے یہ نظام

پہنچایا اہل خیر نے ہم تک ترا پیام
کی تو نے مشتعل مری شمشیر بے نیام
بھڑکا دیا ہے پھر سے مرا سوز انتقام
بدلیں گے ہم جہاد کی برکت سے یہ نظام

چکمے یہ جام رنگیں کے بہکا نہ پائیں گے
ان مہ وشوں کے غمزے نہ کچھ کام آئیں گے
جھانسے نہ ڈالروں کے انہیں ڈگمگائیں گے
پھندے ترے فریب کے بے سود جائیں گے

نکلے ہیں تابلند کریں گے یہ حق کا نام
بدلیں گے ہم جہاد کی برکت سے یہ نظام

تہذیب تیری ماؤں پہ لاحول لاکھ بار
اللہ کرے نہ عقل ہماری پہ ہو غبار
بے غیرتی سے کر نہ سکے ہم پہ کوئی وار
قابل نہیں ہمارے تیری بیٹی بدشعار

رکھو تم اپنے پاس یہ مکروہ جنتیں
مومن ہیں یہ فریب گوارا نہیں انہیں
یہ تجھ سے ناطہ کس طرح ذلت کا جوڑلیں

www.sirat-e-mustaqeem.com

کرتے ہیں کلفتوں میں بسر ہنس کے دن تمام
بدلیں گے ہم جہاد کی برکت سے یہ نظام

تبلیغ دین حق ہی ہمارا تو ہے مشن
مسجد میں ہی سکول ہمارا رہا چلن
مشروط ہے یہ غلبہ دیں کا عمل حسن

ہم اسوۂ رسول سے قائم کریں جہاد
مقصد ہمارا ہے کہ کریں ختم ہم فساد

غالب کریں گے دنیا پہ ہم امن اور سلام
بدلیں گے ہم جہاد کی برکت سے یہ نظام

ٹھہرو یہ کیا کہا شہ علم و ہنر ہوں میں
سائنس کے اس عہد کا اک دیدہ ور ہوں میں

ورثہ یہ تھا ہمارا جو تو نے چرا لیا
راز ترقی تو نے کہاں سے یہ پالیا
قبضہ ہمارے تخت پہ تو نے جمالیا
ہم نے بھی اب ہے عزم یہ اپنا بنا لیا

چھوڑیں گے کرکے یہ تیری ترقی جو ہے تمام
بدلیں گے ہم جہاد کی برکت سے یہ نظام

مسلم ہیں بے شمار بہت ہیں وسائل اب
ہونے لگے ہیں اپنی اخوت کے قائل اب

www.sirat-e-mustaqeem.com

کچھ حکمراں ہیں تیری اداؤں سے گھائل اب
نقالی پر تیری ہے نئی نسل مائل اب

یو این اوکو بھی ہم ہیں بہت خوب جانتے
تیری فریب کاری کا ہیں لوہا مانتے

حق کے حضور لا کے جھکا دیں گے ہر غلام
بدلیں گے ہم جہاد کی برکت سے یہ نظام

ابلاغ بھی زباں تیری بولنے لگے
میزاں یہ ترے جھوٹ سبھی تولنے لگے
ہم پر وہ راز پنہاں سبھی کھولنے لگے
فرعون کا بھی تخت ہو تو ڈولنے لگے

کثرت پہ تجھ کو زعم ہے ہم لوگ کم سہی
ملت کے پاسبان ہیں خدام دین بھی

رکھ دیں گے توڑ کر تیرے بلور کے یہ جام
بدلیں گے ہم جہاد کی برکت سے یہ نظام

دیوانہ مت سمجھ ہمیں اور انتظار کر
لائیں گے تیرے چیلوں کو ہم جلد دار پر

انسان کی فلاح کے ہم دعویدار ہیں
قرآں کے پاسدار ہیں اور پیرو کار ہیں

www.sirate-mustaqeem.com

غدار ہم میں اور منافق بھی ہیں ضرور
وہ کارکن بھی تیرے ہیں فاسق بھی ہیں ضرور

ہے ناز تجھ کو ان پہ تو ہم کو یقین ہے
تیرا وطن پناہ گہ ہر لعین ہے

لیکن نہیں ہے دور تیری موت کا پیام
بدلیں گے ہم جہاد کی برکت سے یہ نظام

اس طعن و طنز کی ہمیں پروا نہیں کوئی
اور تیری دوستی کا بھی دعوی نہیں کوئی

مہرے تری بساط کے سارے ہی پٹ چکے
اب کیا مٹیں گے اور کہ پہلے ہی مٹ چکے
سارے نقاب تیرے ہیں چہرے سے ہٹ چکے
پھیلائے جو تھے جال وہ بھی سارے کٹ چکے

تو روک کر دکھا یہ مرا اسپ تیز گام
بدلیں گے ہم جہاد کی برکت سے یہ نظام

(انشاءاللہ)

www.sirat-e-mustaqeem.com

ہے جہاد حکم ربی اس کام پر ہے ناز

ہم فنڈا منٹلسٹ ہیں اس نام پر ہے ناز
دشنام ہے اگر یہ تو دشنام پر ہے ناز

بنیاد ہے ہماری تو فطرت کے دین پر
نعمت ہے دین کامل اسلام پر ہے ناز

ہے لاالہ کے نعرے کا پھل پاک سرزمیں
اللہ کے موقر اس انعام پر ہے ناز

دہشت اگر ہماری ہے کفار پر جناب
ہے واقعی یہی تو اس الزام پہ ہے ناز

بیعت کئے ہوئے ہیں محمدؐ کے جاں نثار
ہے امر حق جہاد بس اس کام پر ہے ناز

اللہ شہادتوں کی سعادت ہمیں ملے
انجام اگر یہ ہو تو اس انجام پر ہے ناز

www.sirat-e-mustaqeem.com

کی ہے نبیؐ نے بھی جسے پینے کی آرزو
ہے آرزو ہماری، اسی جام پر ہے ناز

فتنے مٹانے والے ہیں ہم انتہا پسند
رب احد کریم کے اعلام پر ہے ناز

ہے قـــــــــاتـــــــــلـــــــــوا کی حد کہ مٹے فتنہ وفساد
اس امن اور امان کے پیغام پر ہے ناز

www.sirat-e-mustaqeem.com

شہدائے قلعہ جنگی

اے ساقی کوثر کے کج فکر سپاہ گرو
یہ کرب و بلا کیسا برپا کیا دوبارہ

جنگی کے پیاسوں کا جنت کو سفر دیکھو
کردار صحابہ کا زندہ ہوا دوبارہ

بھائی کا گلا کاٹے شمشیر وہ بھائی کی
فتنہ میری امت میں کیسا اٹھا دوبارہ

عثمانی خلافت کے قاتل ہوئے پھر فاتح
اسلام کو اپنوں نے رسوا کیا دوبارہ

آنکھوں میں نہیں آنسو اب خون جگر ٹپکا
اب ضبط پر آیا ہے لمحہ کڑا دوبارہ

میں بدر و احد والے رستوں کا مسافر ہوں
چل دوں گا میں کابل میں رُک کر ذرا دوبارہ

طاغوت نے گو کچلا ہر بار مجھے لیکن
ہر گام پہ میں اس کو ملتا رہا دوبارہ

www.sirat-e-mustaqeem.com

میں کشتۂ مولا ہوں اللہ کے رستے کا
قرآن مجھے زندہ کرتا رہا دوبارہ

میں نیل کی موجوں سے، نمرود کے شعلوں سے
پڑھتا ہوا تکبیریں بچتا رہا دوبارہ

میں خون کے دریاؤں، لاشوں کے پہاڑوں سے
جی اٹھتا ہوں تکبیریں کہتا ہوا دوبارہ

اے آج کے فرعونو انجام قریب آیا
غرقاب تمہیں ہوتے میں دیکھوں گا دوبارہ

(انشاءاللہ)

www.sirat-e-mustaqeem.com

نوچے ہوئے پرندوں کے پر بولتے رہے

پیغام حق بغیر خطر بولتے رہے
جسموں سے کٹ رہے تھے جو سر بولتے رہے

ہم نے قفس میں جینا گوارا نہیں کیا
نوچے ہوئے پرندوں کے پر بولتے رہے

اے موت کے سفیرو بتاؤ ہمارا جرم
ملبے کے ڈھیر اُجڑے نگر بولتے رہے

کیوں رنگ وبو ہماری نہ آئی چمن کو راس
روندے گئے جو پھول ثمر بولتے رہے

خاسر جو تھے لگا کے ضمیروں کی بولیاں
تھے سنگ دل کہ شب کو سحر بولتے رہے

ایماں و دیں کی لاش تو اوڑھے کفن رہی
ملبوس حق میں صاحب شر بولتے رہے

دارورسن کی بھینٹ چڑھے بے گناہ لوگ
مغرور قاضی ہو کے نڈر بولتے رہے

www.sirat-e-mustaqeem.com

امیر جماعۃ الدعوۃ حافظ سعید کی رہائی

یہ ساعت سعیدی اہل حرم مبارک
اسلام کا ہوا ہے اونچا علم مبارک

اے غازیوں کے قائد ہے آپ ہی کے دم سے
جذب عرب مبارک، جوش عجم مبارک

اے راہ حق کے قیدی زنداں کے غم کدے سے
آنا تمہارا ہم کو اک اک قدم مبارک

یہ دلفگار راہیں، یہ خار زار راہیں
اسلام کو ملے گا تازہ جنم مبارک

جو ظلمتوں کو چیرے وہ آفتاب تم ہو
کہتی ہے بڑھ کے تم کو شام الم مبارک

پھر اک نئی سحر کے تم ہی نقیب ہوگے
اس زندگی کی تم کو ہر بیش و کم مبارک

اے حق پرست قائد یہ قیدیو سفی تھی
سنت ہے اس کی تم کو آئی بہم مبارک

www.sirat-e-mustaqeem.com

عرفان و آگہی کے کھوئیں کے باب تم پر
صدمات ہیں غنیمت لمحات غم مبارک

لائیں گے کھینچ کر یہ منزل کی خود طنابیں
یہ بندشیں یہ روڑے جبرو ستم مبارک

بے باکیوں پہ جس کی قائل ہوئی عدالت
حق گوئی وہ مبارک ثابت قدم مبارک

نادان حاکموں کی کج فہمیوں کے گھپلے
تم نے کیے وہ سیدھے سب پیچ خم مبارک

میری دعا بھی کیا ہے میرا قلم ہے عاجز
اللہ نے کیا ہے ہم پر کرم مبارک

www.sirat-e-mustaqeem.com

امیر المجاھدین کی اسیری پر

بچھڑا ہمارا قائد وہ رہنما ہمارا
سر ہوگیا بدن سے گویا جدا ہمارا

ہوتی ہمارے نبویؐ منہج میں گر اجازت
پھر احتجاج اس پر تو دیکھتا ہمارا

یہ انکی تربیت ہے بس صبر کرکے رہنا
اپنوں سے درگزر ہی شیوہ رہا ہمارا

پابندیاں بھی مانیں مانی زبان بندی
جذبہ بھی کوئی جابر چھینے گا کیا ہمارا

الزام کوئی رکھ دیں یا نام کوئی رکھ دیں
منزل پہ ہی رکے گا اب قافلہ ہمارا

تدبیر کفر کی ہے ناکام ہونے والی
غالب رہے گا حق ہی رب کہہ رہا ہمارا

اب سر بلند ہوگا پرچم جہاد کا پھر

www.sirat-e-mustaqeem.com

غازی کو ہے یقیں یہ حامی خدا ہمارا

فریاد غم ہماری ہے اس کے روبرو ہی
ہر حال میں ہے مقصد رب کی رضا ہمارا

تنہا کیا ہے ان کی فرقت نے سب کو ایسے
ہر کوئی سوچتا ہے کچھ کھو گیا ہمارا

لوٹ آئیں سرخرو تو دنیا میں استقامت
ہے تیرے ہاتھ یارب ہر فیصلہ ہمارا

www.sirat-e-mustaqeem.com

اب روک کر دکھا دو یہ خون کا سفر ہے

اب روک کر دکھا دو یہ خون کا سفر ہے
ہیں بے خطر مسافر جنت کی یہ ڈگر ہے

ہر داؤ آزمالیں سردار کفر کے یہ
بے خوف موت سے ہیں ہاتھوں پہ انکا سر ہے

مقتل سے آرہی ہیں یہ خون کی صدائیں
قاتل نے بھیس بدلا ہرگز نہ چارہ گر ہے

بھٹکوں گا راستہ کیوں؟ منزل مری شہادت
وہ میری راہبر ہے، وہ میری ہم سفر ہے

زنجیر پا بنے کیوں مال و متاع دنیا
اے شہسوارو یہ تو گردِ رہِ سفر ہے

طاغوت کے اماموں سے صلح بت کدوں میں
بندے کو ذوالمنن کے کس حادثے کا ڈر ہے

غالب ہے چال حق کی مومن نہ ہو پریشاں
آہوں میں تیری ضربِ موسیٰ ؑ کا سا اثر ہے

www.sirat-e-mustaqeem.com

اے باب ہند مبارک ہو تجھے آمد لشکر طیبہ کی

اس سرخ حصار اور تاج محل کے بند دریچے گونج اٹھے
جس قلعے پر صدیوں پہلے تھے نصرت کے نغمے گونج اٹھے

اک شور بپا ہے گھر گھر میں ماتم ہے رام کے چیلوں میں
اس سومنات میں دوبارہ ابلیس کے نوحے گونج اٹھے

جوشی، وجپائی، ایڈوانی مانگیں ہیں چلو بھر پانی
طیبہ کے خدائی کود پڑے ہر سمت دھماکے گونج اٹھے

وہ جس کی خاک نے خون پیا تھا میرے پھول سے بچوں کا
اس بھارت کی دھرتی پر لو تکبیر کے نعرے گونج اٹھے

چیرا تھا جن کے گھوڑوں نے بحر ظلمات کی موجوں کو
جمنا کے ساحل پر انکی ٹاپوں کے شرارے گونج اٹھے

جو ٹھاکرے جیسے بزدل ہیں، وہ کانپ رہے ہیں کٹیا میں
سب کوچے قریئے لرز اٹھے سب کونے کھدرے گونج اٹھے

سناٹے چیخ کے بولتے ہیں ہم ہیں جاگیر مجاہد کی

www.sirat-e-mustaqeem.com

دریا، چشمے، فصلیں، گلشن، سب جنگل بیلے گونج اٹھے

وہ کلیاں جو مرجھائی تھیں، وہ غنچے جو کم چٹخے تھے
اس باد صبا کے جھونکے سے وہ کلیاں غنچے گونج اٹھے

اے باب ہند مبارک ہو تجھے آمد لشکر طیبہ کی
میسور کی غیرت جاگ اٹھی بنگال کے جذبے گونج اٹھے

www.sirat-e-mustaqeem.com

واپس نہ جاؤں گا

آیا ہوں میں جہاد کو واپس نہ جاؤں گا
محشر میں میں حضور کو کیا منہ دکھاؤں گا

ماں نے تھا الوداع کہا، وعدہ بھی لیا
ڈٹ کر لڑوں گا، گولیاں سینے پہ کھاؤں گا

کوئی بدل سکے گا نہ جبراً بھی میری سوچ
واثق مرا یقین ہے میں غالب آؤں گا

کچھ بھی نہیں ملے گا تمہیں میری کھوج میں
میں خون ہوں بروئے افق پھیل جاؤں گا

تم ہار کر مرو گے سرابوں کی راہ میں
سودا مرا ہے نفع کا، میں جیت جاؤں گا

بے کار جائے گی نہ مرے خون کی پکار
امت جو خواب میں ہے اسے بھی جگاؤں گا

وعدے کیئے ہیں جو مرے پروردگار نے
دنیا میں ان کے نور سے میں جگمگاؤں گا

www.sirat-e-mustaqeem.com

عرضِ ناشر

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی اَشْرَفِ الْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ وَ بَعْدُ!!

غزوۂ خندق کے موقعہ پر جب اہل اسلام پر چاروں اطراف سے یلغار ہو رہی تھی۔ آنکھیں پتھرا رہی تھیں اور دل کلیجے سے نکل کے حلق کو آ رہے تھے۔ رسول اللہ ﷺ اپنے جانثار ساتھیوں کے ہمراہ، خندق کھود رہے تھے۔ تاکہ دشمن کی سازشوں کا منہ توڑ جواب دیا جائے اور اپنی قوت کو زیادہ سے زیادہ محفوظ کیا جائے۔ آپ مٹی کے ٹوکرے خندق سے باہر پھینک رہے تھے اور ساتھ ساتھ یہ شعر پڑھ رہے تھے۔

اَللّٰھُمَّ لَا عَیْشَ اِلَّا عَیْشَ الْآخِرَۃِ
فَاغْفِرْ لِلْاَنْصَارِ وَالْمُھَاجِرَۃِ

آگے سے جواباً صحابہ رضی اللہ عنہم پڑھتے:

نَحْنُ الَّذِیْنَ بَایَعُوْا مُحَمَّدًا
عَلَی الْجِھَادِ مَا بَقِیْنَا اَبَدًا

اس سے ثابت ہوا کہ میدان جہاد میں اشعار کی بڑی اہمیت ہے۔

آج کے معرکہ حق و باطل میں ام حماد کے اشعار نے مجاہدین کے اندر ایک نئی روح پھونک رکھی ہے۔ کشمیر کے اس پار مجاہدین جہاں انڈین آرمی کے کشتوں کے پشتے لگا رہے ہیں۔ وہاں اللہ کے ذکر اور قرآن حکیم کی تلاوت کے بعد ام حماد کے اشعار ہیں۔ جو ترانوں کی شکل میں ان کو کفر پر مزید جھپٹنے، پلٹنے اور پلٹ کر جھپٹنے پر تیار کرتے ہیں۔

''شہادت میری منزل'' ام حماد کے جہادی ترانوں کی ایک اور کاوش ہے۔ جماعت کے ممتاز شاعر جناب علیم ناصری صاحب نے حرفاً حرفاً اس کو پڑھا ہے۔ ''دارالاندلس'' کی طرف سے شائع ہو کر آپ کے ہاتھ میں ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ شرف قبولیت سے نوازے اور دنیا و آخرت میں کامیابی کا ذریعہ بنائے۔ آمین

طالب دعا

سیف اللہ خالد

مدیر ''دارالاندلس''

۹ جمادی الثانی ۱۴۲۴ھ